

Registerd

L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۷) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۱۵ - فروری سنہ ۱۹۰۷ جلد (۳۵)

ایڈیٹوریل دفتر

دربار صاحب امرتسر کے متعلق حضور لاٹ

صاحب پنجاب کے نام ایک میموریل از طرف سکھ راے
گویا اس مضمون کا آیا ہے کہ وہاں کی ایک کثیر تعداد سکھوں
کی یہہ تجویز متفق الراے سے قرار پائی ہے کہ سرکار دربار
صاحب کے انتظام کا ذمہ امرتسر کے خاص خالصہ دیوان
کے سپرد کرے کیونکہ وہ جماعت سکھوں کی سرغنہ تسلیم
کی گئی ہے اور دربار صاحب کی تمام ذمہ داری کے بوجھ
کی پوری پوری متحمل ہو سکتی ہے اور وہاں کے انتظام
کو خاطرخواہ انجام دے سکتی ہے اور اس سرغنہ پر کل
سکھوں کا پورا بھروسہ اور اعتبار ہے ؛

موجودہ انتظام دربار صاحب پر انکی جرح یہہ ہیں -
اول کہ دربار صاحب کی آمدنی اور خرچ کے بارے میں
کوئی پبلک حساب موجود نہیں ہے اس لئے ہمیشہ حسب
منشا خرچ میں نہیں آتی ۔ دوم کہ موجودہ جاری طریق انتخاب
عہدہ داران دربار صاحب ایسے عہدہ داروں کے لئے مضر خلاف
ثابت ہوا ہے کیونکہ وہ اپنے آپکو ایک مخصوص متعلق العنان
فرقہ سمجھنے لگجاتے ہیں اور پبلک کی راے کی مطلق پروا
نہیں کرتے اور جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اور اسوجہ کر
کہ وہ ایک انپڑھ فرقہ پوجاریوں کا ہوتا ہے اور اپنے دین
سے کماحقہ واقف نہیں ہیں اس لئے انکا اثر دربار
صاحب اور دوسروں پر اچھا نہیں پڑتا ہے - وہ پرانے
دستورات کے پابند ہوکر واحد خدا کی پوجا بھی نہیں
کرتے بلکہ دربار صاحب کو ایک تجارت گاہ بنایا ہوا ہے
سوم کہ ہم آنریری منیجر کے موجودہ طریق انتخاب سے
بھی راضی نہیں ہیں - وہ ایک بڑے رئیس کے
خاندان میں سے تو ہوتا ہے لیکن جبکہ وہ شخص اس
عہدہ کے لائق ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس کا عقیدہ
صحیح ہوتا ہے اور نہ ہی اُسکی تقرری سکھوں کی طرف
سے ہوتی ہے تو ہم ایسے عہدہ دار کو خالصہ گروہ کا دلی
خیرخواہ نہین سمجھ سکتے ہیں علاوہ برین ایسا شخص
نام ہی کو آنریری ہوتا ہے کیونکہ دربار صاحب کی
بد انتظامیوں کے موقعوں پر اُسکو بہت کچھ ہاتھ لگتا
ہے ۔ چہارم بنگوں میں پیشہ والی عورتین بستی ہیں اور
ہر قسم کے بدافعال وہاں ہوتے رہتے ہیں بلکہ بہت سے
بداخلاق مردوں کا بھی مجمع وہاں رہتا ہے - جنکی وجہ سے
عام مستورات امن اور آرام سے اپنا پھیرا وہاں نہیں کرسکتین
جب یہہ حال ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ دربار صاحب کا
انتظام حسب منشا عام سکھوں کے ہو ۔

اسمیں شک شبہ نہیں کہ دربار صاحب میں اسوقت
لاکھوں روپئے نذرانہ چڑھتے رہتے ہیں - اور ایک وہ
زمانہ تھا کہ آمدنی کے اخراجات اندھا دھند بےسود کاموں
میں صرف ہوتے تھے لیکن موجودہ روشنی کے زمانہ
میں عام لوگوں کو یہہ سمجھ آنے لگ گئی ہے کہ اس قسم کی
کثیر قیمتیں روپئے کی جو دینی غرض سے دی جاتی ہیں
پبلک مفید کاموں میں صرف ہونی چاہئے اہل اسلام
ایک زمانہ میں سنت نبوی کی تقلید میں زکات اور خیرات
کو ایک خاص حلقہ ہی میں محدود رکھتے تھے لیکن اب
خیرات کا دروازہ ایسا وسیع ہو گیا ہے کہ انکا ہاتھ اب ایسے
مفید پبلک کاموں میں کھلا دیکھ لو جو اسلاف کے خواب
و خیال میں بھی نہیں آیا - اسی طرح ہندوؤں میں
بھی ایک وہ زمانہ تھا جب برہمنوں کا کھلانا ہی داخل
ثواب تھا لیکن اب وہ بھی پبلک کی خدمت کرنا سیکھ
گئے ہیں اسی طرح کیا ہی اچھا ہو اگر دربار صاحب کی
آمدنی بھی پبلک مفید کاموں میں صرف ہو - ہمکو اس

ایڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

امر سے تامل ہے کہ کہانتک گورنمنٹ دربار صاحب کے انتظام کے بارہ میں بجا مداخلت کرسکتی ہے ہمارے خیال میں لوگوں میں خود ایک پبلک راے پیدا ہونی چاہئے اور جب وہ راے زور پکڑیگی تو خود بخود دربار صاحب کے انتظام میں تبدیلی واقع ہوگی۔ ہم اُن سکھوں کے ساتھ جو دربار صاحب کے انتظام کی بہتری چاہتے ہیں کلیہ ہمدردی کرتے ہیں اور انکو ترغیب دیتے ہیں کہ اپنی ہم قوم کو اس تجویز کی تعمیل کے لئے آمادہ کریں اور جدوجہد بھی کرتے رہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ جلد اپنی مساعی جمیلہ میں ترقی اور کامیابی حاصل کرینگے۔

ایک صاحب نورافشان کی نسبت یوں رقمطراز ہیں کہ اب نور افشان میں بہتری نظر آنے لگی ہے ہم ویسے اس حسن ظن ریمارک کے لئے مشکور ہیں اس سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہہ مترشح ہوتا ہے کہ حضرات نور افشان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس میں دلچسپی لیتے ہیں ہم اس امر سے بھی مشکور ہونگے اگر وقتاً فوقتاً حضرات نور افشان کی کمی کو بھی پورا کرتے رہیں اور یہہ بھی کوشش کریں کہ اخبار مذکور کی خریداری اپنے دوستوں اور رفیقوں میں بھی جاری کرادیں۔ محب الوطن ہوکر اس امر کی ضرور کوشش کریں کہ اس کے اشاعت کا دائرہ وسیع ہوجاوے ۔

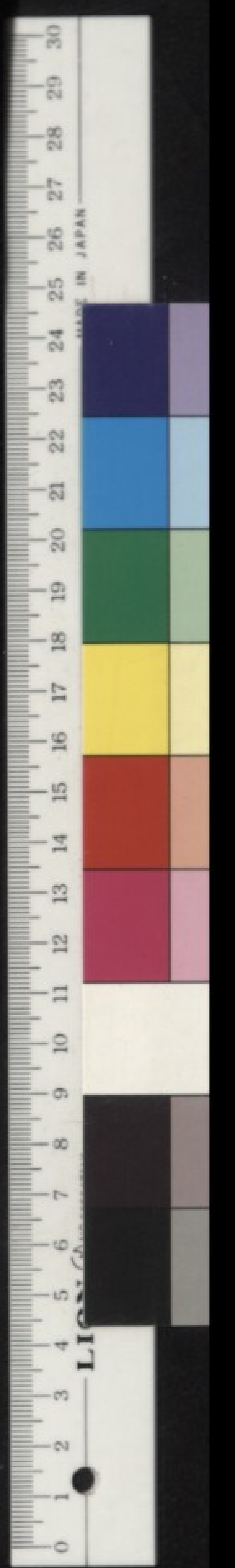
مختلف مشنوں کے مسیحی لڑکوں کے لئے الہ آباد میں ایک سکول کے قایم کرنے کا انتظام ہورہا ہے جسکی امداد اور نگرانی ہندوستانی مسیحیوں کے ذریعہ سے ہوگی۔ سرکار نے جگہ اور تیس ہزار روپیہ عطیہ اور ڈھائی سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے ۔

ہم اپنے نامہ نگاروں کے مشکور ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر اپنا قیمتی وقت اور محنت خرچ کرکے مضامین بھیجنا شروع کردیا ہے مگر ہمیں اُن سے گلہ ہے کہ وہ اپنے مضامین نہایت خراب خط میں لکھتے ہیں جو اکثر پڑہا ہی نہیں جاتا۔ اور اگر پڑھا بھی جاتا ہے تو بدقت تمام۔ لہذا منت ہے کہ نہایت صاف اور کاغذ کی ایک جانب لکھا کریں تو بہتر ہے ورنہ مضامین کے طبع نہ ہونے کی شکایت معاف۔

ہمارے نامہ نگار نے سنتوکھ ماجرہ کی کیفیتوں کے متعلق ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ کارلٹن صاحب کی تشریف آوری اور اُن کے درس جو آپنے وہاں فرمایا اور انکی عملی دلچسپی کا ایک نمونہ بھی پیش کیا ہے جو ایک فیاضانہ نشان غربا پروری رکھتا ہے۔ جسکو پڑھکر ناظرین ضرور خوش ہوں گے اور صاحب مذکور کی ہمت اور فیاضی پر داد دینگے۔ ہمارے خیال میں ڈاکٹر صاحب موصوف ہی ایک وہ شخص ہیں جو وہاں کی تعنیاتی کے مستحق اور عین مناسب حال ہیں۔ سپالکوٹ کے بجائے اگر صاحب موصوف کو مشن بحیثیت مینجر اور سپرنٹنڈنٹ سنتوکھ ماجرہ میں تعینات کریں تو امید واثق ہے کہ وہاں کی مسیحی آبادی نہ صرف ہر پہلو میں ترقی کریگی بلکہ بہ رتبہ موڈل فارم پہونچیگی ۔

مسیحی کمیٹیوں کی قایم کرنیکی ضرورت۔ ہم اس امر میں رسالہ مسیحی کی رائے کے ساتھ جسکو ہم کسی اور جگہ درج اخبار کرتے ہیں۔ کلیہ اتفاق کرتے ہیں پنجاب کے مسیحیوں میں واقعی اتحاد کی روح ابتک

جاری نہیں ہوئی ہے۔ منجملہ اور اسباب کے ایک سبب اس کا یہہ بھی ہے کہ بعض گذشتہ غلط فہمیوں عام مسیحیوں نے ہمارے حقیقی پیشواؤں کی واجبی قدر شناسی نہیں کی ہے اور اس وجہ سے آپس ایک جگہ فراہم ہوکر ملنے جلنے کا اتفاق اور تبادلہ خیالات کے موقعہ کم ہوئے ہیں اور اس لئے بغرض مشترکہ مشترکہ عمل ظہور میں آنا ہی نہیں پایا ہے۔ ہمارے خیال میں پہلے کمیٹیاں قایم کرنے کے لئے مذاق پیدا کرنا چاہئے۔ لہذا کلب قایم کرنیکی تجویز بہت مفید اور ضرور مذاق پیدا کرنے کی ممد ہوگی۔ اس کلب میں ہماری گروہ کے کل معاملات دینی۔ سوشل اور ملکی شامل ہونے چاہیئے تاکہ مشترکہ فواید ایک عملی اور ... صورت میں نظر آویں۔ اس مفید خیال کو عملی ... دینے کے لئے ہم یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ بڑے ... تعطیلوں میں عام نہیں تو خاص خاص مسیحی اپنے ... گھروں کے بجائے اگر ایک یا دو دن کے لئے ایک ... فراہم ہوا کریں تو ارتباط ملنے جلنے اور باہمی صلاح و مشورہ کا عمدہ موقعہ ہاتھ آئیگا۔ بعض اصحاب جو خاص لیاقت اور قابلیت رکھتے ہیں اُن کو دینی۔ سوشل یا ملکی مضامین میں درس دینے کا موقعہ ملیگا اور اپنے معلومات سے دوسروں کو مستفید اور مستفیض کرینگے بعض سوشل انٹرٹینمنٹ کا ذمہ لے سکینگے اور بذریعہ کونسرٹ اور دیگر زینت پذیر طریقوں سے پبلک کو نہ ... محظوظ بلکہ مذاق میں بصیرت افزائی کرسکینگے۔ بعض کھیل کود کے میدان میں اپنے ہنر دجوہر دکھاکر پبلک پر اپنا عمدہ اثر ڈال سکینگے اور سب سے بڑھکر ہماری ... معاشرتی لوازمات بہم پہنچانے میں اور ایک وسائل ...



تواضع اور مدارات کے راستہ میں گل کھلا کر ہم کو حسن معاشرت اور شائستگی کا عمدہ سبق پڑھا سکینگی۔ ہمارے خیال میں بالبصارت اور تعلیم یافتہ مسیحیوں کا کسی موقع پر ملنا جلنا کئی ایک پہلوؤں سے خالی از مطلب اور فائدہ نہ ہوگا اور اگر اب ہی سے ایک کمیٹی مقرر ہو جائے جو ایک پروگرام مرتب کرے اور مقام کی بھی تجویز فرمائے تو آیندہ ہی سال یہہ تجویز عملی قالب اختیار کریگی۔ اِس انتظام کے عملدرآمد کے لئے ایک خاص رقم روپیہ کی ہونی چاہئے جو بذریعہ چندہ جمع ہو سکتا ہے لیکن یہہ ضروری امر ہے کہ اِس تجویز پر ہمارے سربرآوردہ سرغنہ قوم متفق ہو کر داد دیں۔

پر سال کی رپورٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے

معلوم ہوا کہ ادنیٰ اقوام کے لئے سال گذشتہ میں ۵۳ سکول بجائے ۴۳ کے تھے۔ اِس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ۱۰ اور اسکولوں کی ترقی ان قوموں میں ہوئی۔ اور اسی طرح طالب علموں کی تعداد ہر سال ۹۵۱ تھی سال پیوستہ میں ۱۲۵ تھی۔ یہ سکول اکثر امریکن چرچ مشن کے متعلق ہیں۔ اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ادنیٰ اقوام کی تعلیم کی نسبت صرف احاطہ بمبئی میں ہندوؤں کی طرف سے کسی قدر بیداری پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ اخبار ہندوستانی کہتا ہے کہ ہنود اجازت دیتے ہیں کہ جو ادنیٰ اقوام کے بچے تعلیم سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے صرف ایک دروازہ تعلیم کا کھلا ہے اور وہ مشن سکول ہیں جسمیں وہ داخل ہو سکتے ہیں اور عیسوی مذہب اختیار کرکے پھر انہیں کی اولاد اُن سکولوں میں داخل ہو سکتی ہے جن کے دروازے بطور ہندو یا مسلمان ان کے خلاف بند ہوتے ہیں ان ریمارکوں سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ صرف مذہب عیسوی ہی میں یہہ گہرا مادہ ہے کہ وہ ادنیٰ اقوام کو طبعی اخلاق اور مذہبی طور پر ابھارتی ہے اور دیگر مذاہب میں یہہ مادہ پایا ہی نہیں جاتا۔

جن صاحبان نے کانگرس کی افتتاحی

دعا کو پڑھا ہوگا انپر بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ اِس دعا کا طرز اور روح بالکل مسیحی اصطلاحات میں ادا ہوا ہے۔ یہہ مغربی تعلیم ہی کے طفیل سے اِس قسم کی دعا مرتب ہو سکتی ہے۔ ہندو مت صرف اپنے اصول میں ویدانتی ہے اور وہ کوئی شخص خدا کا قایل نہیں ہے۔ نہ کسی آسمانی باپ کا لیکن اس دعا میں خدا کو آسمانی باپ۔ رحیم وغیرہ خطابات سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ ہندو پاک روح کا بھی قایل نہیں ہے۔ لیکن اِس دعا میں صاف صاف بائبل کی پاک روح کی ہدایت اور علم کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ ہندو تو صرف برائے نام پریم اور محبت کا ذکر کرتا ہے لیکن اِس دعا میں حقیقی انسانی محبت یہہ تمنا کرتی ہے کہ دوستی اور انس کا دائرہ ایسا وسیع ہو جائے کہ جسمیں ذات پات کا نشان ہی باقی نہ رہے۔ اِسی طرح ہندو اپنی روح کی نجاست اور خباست کا قایل نہیں ہے۔ اس کی مکتی گناہ سے رہائی پانا نہیں بلکہ دکھ سے۔ اِسکی نجات روحانی موت سے نجات پانا نہیں ہے بلکہ سلسلہ تناسخ کے دکھوں سے بچنا ہے۔ مگر اِس دعا میں کمزوریوں کوتاہیوں کا اقرار کیا جاتا ہے اور عفو گناہان کی درخواست کیجاتی ہے۔ وغیرہ۔

اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود خراب ویدانتی اثر کے اِس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں میں حقیقی خدا کی شناخت پیدا ہونے لگی ہے۔ ہندو لوگ اپنی ہندوی طرز دعا اور خیال سے مطمئن نہیں ہیں۔ وہ اپنے زبان حال سے یہہ بتارہے ہیں کہ ہمیں مسیحی مذہب کی کسقدر ضرورت ہے۔ مسیحی مذہب واقعی انہیں خمیر کی طرح خفیہ اثر کر گیا ہے۔

سررشتہ تعلیم پنجاب کی رپورٹ بابت

۱۹۰۵-۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال پنجاب میں سرکاری سکولوں کی تعداد میں ۲۰۷ کا اضافہ ہوا ہے کل تعداد سرکاری درسگاہوں کی ۳۷۶۲ تھی جنمیں ۲۱۱۲۶۴ طلبار داخل ہیں۔ انہیں بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۶۷۳۸ کی بیشی پائی جاتی ہے۔ لڑکوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بارہ کالج جاری ہیں۔ لڑکیوں کے سکولوں میں ۱۱۱ سکولوں کی بیشی ہوئی ہے اور پرائمری سکولوں کی تعداد ۳۰۹۲ ہے۔ انہیں ۵۰۳ کی زیادتی ہوئی ہے۔ لڑکیوں کے پرائمری سکولوں میں ۱۱۶ کی بیشی ہوئی ہے لڑکیاں جو تعلیم پا رہی ہیں انکی تعداد ۱۶۶۲۳ ہے۔

تعلیم النسوان میں ترقی ہو رہی ہے

ٹریننگ کالجوں میں اس وقت ۳۴۴ نوجوان مستورات جنمیں سے ایک تہائی مسیحی ہیں زیر تعلیم ہیں۔ بہ نسبت ہندو اور مسلمانوں کے پارسی مستورات زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ۴۹۰ سیڈیوں میں سے ۱۳ پارسی ہیں اور ۷ ہندو ایک محمدی۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمدی اِس مرحلہ میں سب سے پیچھے ہیں۔ کیونکہ کل محمدی نوجوان مرد و عورت کی تعداد جو زیر تعلیم ہے وہ صرف ۱۰۹۱۰۷ ہے کالج کی تعلیم میں اگر ۸۰ مسلمان نوجوان تعلیم پا رہے ہیں تو ہندوؤں میں اُن سے بیس گنا زیادہ تعلیم پا رہے ہیں اِس پر پائنیر اخبار افسوس سے اظہار کرتا ہے کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ ملازمت کے لئے امتحان ایک عمدہ کسوٹی نہیں ہے لیکن تاہم ہم ان امیدواروں کی طرفداری نہیں کر سکتے جو تعلیم میں ترقی نہیں کر رہے ہیں۔ اِس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے

انکی مدد کرین توانکو خود اپنی مدد کرنی چاہئے۔ ہمت مردان مدد خدا ؛

اخبار ٹریبیون رقمطراز ہے کہ امیر صاحب بچون کو بھی پیار کرتے ہیں چنانچہ ایک واقعہ کا ذکر یون کرتا ہے کہ جب صاحب موصوف کا بکسر سے گذر ہوا اسوقت بہت سے رئیس اور ملازمان ریلوے معہ اپنے بچوں کے اسٹیشن پر فراہم ہوتے۔ انہیں ایک چھوٹی سی لڑکی ایک نوکر کے ہمراہ پلیٹ فارم پر کھڑے دیکھی۔ امیر صاحب اسکی طرف رجوع ہوئے اور کچھ ہنسکر ایک اشرفی اسکو دیدی جسپر ایک انگریز کسی قدر جھجکا۔ امیر صاحب نے فرمایا۔ جو دستور میں اپنے ملک میں برتتا ہوں وہ یہان کیوں نہ برتوں ؛

ماہ فروری میں جنرل بوتھ صاحب جاپان میں وارد ہوں گے۔ انکا ارادہ ہے کہ وہان بڑے شد و مد کے ساتھ ایک انجیلی دورہ کرین۔ وہان افسران کی طرف سے انکو وہان جانے کی اجازت ملگئی ہے اور بحیثیت عہدہ وہ انکا خیر مقدم بھی کرینگے انکا ارادہ وہان ایک ماہ تک ٹھہرنے کا ہے پہلے وہ نیویارک جائینگے اور اُن کے ساتھ اور افسر بھی شریک سفر ہونگے۔ اور ایک ماہ کنیڈا میں قیام کرینگے اور گورنمنٹ ہوس کی مہمان نوازی کا شرف حاصل کرین گے۔ اور آمادہ ہوکر جاپان تشریف لے جائینگے

۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ع کو ایک محمدی نوجوان کو پادری میکلین صاحب نے بپتسمہ دیا۔ یہ ایک منصف کا بیٹا ہے اور بمبئی میں تعلیم پاتا اور تین سال سے مسیحی کتابون کا مطالعہ کرتا رہا تھا چھ مہینے پیشتر قطعی فیصلہ مسیحی ہونے کا کرلیا تھا۔

جنوبی ہندوستان میں پاریا قوم کا درجہ تقریباً وہی ہے جو پنجاب میں چمار یا چوہڑوں کا ہے۔ لیکن جب سے یہ لوگ مسیحی ہوئے ہیں انہوں نے عجیب ترقی کی ہے۔ خاصکر تعلیم میں۔ اور اکثر دیہات میں دیگر اقوام کے درمیان صرف یہی پاریا مسیحی تعلیم یافتہ ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ایک مسلمان عہدہ دار نظام کی ریاست کے ایک گاؤں میں کسی مقدمہ کی تحقیقات کے لئے گیا اور چاہتا تھا کہ ایک کاغذ کا ترجمہ کرے سوائے ان پاریا مسیحیوں کے کوئی نہ ملا جو اس کا ترجمہ کرسکتا۔ ان میں سے بہت سے اب خوش پوش اور معزز صورت نظر آتے ہیں بعض یونانی نیا عہد نامہ پڑھ سکتے ہیں اور ان مسیحیوں میں سے ایک شخص گوروں کے درمیان انگریزی میں وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ پنجاب میں ابھی تک ان کی ایسی حالت نہیں ہے۔ ایک دو مشنون میں ان کی تعلیم کا اچھا انتظام ہے۔ لیکن بعض دیگر مشنون میں ان کی بہت کم پروا کی جاتی ہے کاش کہ ہم جنوبی ہند کے مشنریون کی پیروی اس امر مین کرین ؛

(از مسیحی)

چرچ مشنری سوسایٹی کے مشنریون کی تعداد میں پچیس سال کے عرصہ میں ترقی بتفصیل ذیل ہوئی :-

سنہ ع	تقرر یافتہ	غیر تقرر یافتہ	زنانہ مشنری	میزان
۱۸۸۱	۲۱۹	۳۴	۱۱	۲۶۴
۱۸۸۶	۲۴۹	۳۸	۲۰	۳۰۷
۱۸۹۱	۳۱۸	۵۷	۷۶	۴۵۱
۱۸۹۶	۳۰۳	۹۴	۲۱۳	۶۹۰
۱۹۰۱	۲۱۷	۱۲۹	۳۴۰	[illegible]
۱۹۰۶	۴۲۱	۱۹۰	۴۳۵	[illegible]

ہم نے مدتون سے اس نقص کو محسوس کیا ہے کہ مسیحیون میں باہمی صلاح و مشورت کرنے کا عموماً کوئی طریقہ نہیں۔ کوئی ایسی کمیٹی نہیں جس میں ہم سوچ فکر کیا کرین۔ کہ ہماری کونسی ضرورتین ہیں اور کیونکر ہم ان کو رفع کر سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے سارے مسیحیون کو خواہ وہ کسی مشن یا فرقہ سے متعلق ہون ہر سٹیشن میں ایسی کمیٹیان مقرر کرنی چاہئیں جن میں ایسے ضروری امور پر بحث اور رائے زنی ہوا کرے مسیحیوں نے ایسی کمیٹیان شروع کی تھیں جبکہ مسلمانون میں ایسی کمیٹیوں کا بہت کم چرچا تھا۔ لیکن اب کیا دیکھنے میں آتا ہے ؟ ہنود و مسلمان بہت ترقی کرگئے ہیں۔ ان کی ایسی کمیٹیان بڑے فروغ کی حالت میں ہیں حالانکہ مسیحیوں کی شروع کردہ کمیٹیان مردہ یا کم سے کم بہت ہی پژمردہ ہوگئی ہیں کیا ہم پھر کوشش نہ کرین۔ ہر سٹیشن میں ایسی کمیٹیان اور جلسے مقرر کرین۔ اور جب ان کو کچھ استواری ہو تو ایک سنٹرل میٹنگ لاہور جیسی جگہ میں ہو اور سال میں پنجاب کی سبھی انجمنوں کے وکیل جمع ہوکر اہم امور پر گفتگو کیا کریں اسی کے متعلق ایک معزز دوست نے فرمایا کہ اگر ایک کلب ایسا قایم کیا جاتے جو سارے مسیحیوں کی یگانگت کا وسیلہ اور اتحاد بڑھانے کا ذریعہ ہوجائے اس نئے سال میں اگر ہم اس خاص امر کی طرف توجہ صدق دل کرین تو قومی ترقی میں ہم ایک قدم آگے بڑھائینگے ؛

(مسیحی)

مراسلات

نیشنل مشنری سوسائیٹی آف انڈیا

یقین ہے کہ نورافشان کے تمام ناظرین اِس سوسائیٹی کے نام سے واقف ہوں گے۔ اِس کا مقصد یہہ ہے کہ ہندوستان اور اُس کے گردنواح کے اُن مقامات میں جہان اب تک انجیل کے سنانے کا کوئی انتظام نہیں ہے انجیل کی بشارت دی جاوے اور اس کی ذمہ داری کا بوجھ ہندوستانی مسیحوں پر ڈالا جاوے۔ امید ہے کہ ہرایک مسیحی جو مسیح کی بادشاہت کے بڑھنے کا ذرہ بھر بھی خواہشمند ہے۔ اِس مقصد کے ساتھ کلی اتفاق کر کے کہہ اٹھیگا کہ کاشکہ وہ دن جلد آجاوے کہ ہندوستانی مسیحی اس حالت میں پہنچ جاوین کہ وہ اس ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر اٹھا سکیں۔

لیکن جب ہندوستانی مسیحوں کی موجودہ حالت پر سوچتے ہیں تو اِس سوسائیٹی کے عملی طور سے کام کرنے اور اُسکی کامیابی کی نسبت ہمارے سامنے کئی مشکلات آجاتی ہیں جنکو دور کرنا اگر ناممکن نہیں تو فی الحال محال تو ضرور ہے ❊

اول۔ جہان تک ہمکو علم ہے ہندوستان میں اب تک ایک بھی چرچ ایسا نہیں جس کو ہم نیشنل چرچ کہہ سکیں۔ ابتک جس قدر جماعتیں موجود ہیں قریبًا سب کی سب یورپ اور امریکہ کی کوشش سے قایم کی گئیں ہیں اور انہیں سے ایک بھی اس حالت تک نہیں پہنچی کہ اُسکو نیشنل چرچ کہہ سکیں۔ کچھ عرصہ ہوا اِس سوسائیٹی کے وائیس پریزیڈنٹ مسٹر کالی چرن بنیرجی کی کوشش سے کرسٹو سماج کے نام سے ایک ہندوستانی چرچ قایم کیا گیا تھا مگر اب ہم اس کا نام تک بھی نہیں سنتے۔ سوال یہہ ہے کہ جب نیشنل چرچ ہی نہیں تو نیشنل مشنری سوسائیٹی کہاں سے ہوسکتی ہے ❊ نیشنل مشنری سوسائیٹی کے وجود سے پیشتر نیشنل چرچ ہونا چاہیے۔ علاوہ اِس کے ہندوستانی مسیحی جماعت اب تک اِس حالت تک نہیں پہنچی کہ اس کو نیشن کا لقب دیا جاسکے۔ پس جب نہ تو نیشن اور نہ ہی نیشنل چرچ ہے تو پھر نیشنل مشنری سوسائیٹی کہاں سے ہوسکتی ہے ❊

دویم۔ مشنری سوسائیٹیوں کی تواریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی بنیاد میں ایک یا زیادہ دیندار اور خدا پرست بندوں کی جان نثار زندگیاں ہیں جنہوں نے اپنی روشنی کے مطابق جو انکو حاصل ہوئی اپنی جانوں کو جیتے جی کھو دیا اور انکی جیتے جی موت سے ایسی جماعت یا جماعتیں برپا ہوئیں کہ جنکا نتیجہ وہ سوسائیٹیان ہیں۔ نیشنل مشنری سوسائیٹی کی تہ میں ہم ابتک کسی کو نہیں دیکھتے کہ جس نے ہندوستان میں نیشنل چرچ کو قایم کرنے کے لئے اپنے نفع کی چیزوں کو گندگی سمجھا ہو اور ایسی خود انکاری کی زندگی بسر کرنی شروع کی ہو کہ تمام مسیحی اس کی زندگی کو نمونہ بنالیویں۔ ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں ایسے ہادیوں کی بڑی کمی ہے کہ جو مسیح کی بادشاہت کی ترقی کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ کر مسیح کی موت کو اپنے بدن میں لئے پھریں تاکہ مسیح کی زندگی ان سے ظاہر ہووے محض فصاحت یا لیکچروں یا رسالوں سے کوئی سوسائیٹی مستقل کامیابی حاصل نہیں کرسکتی ہم نے سنا ہے کہ اب تک اِس سوسائیٹی نے صرف دو ہزار روپے کے قریب جمع کیا ہے۔ تمام ہندوستان اور اس کے مضافات میں انجیل کی بشارت دینا مقصد ہو اور اس کے ممبر جنمیں راجہ اور بڑے بڑے امیر اور عہدیدار شامل ہوں انہیں یہان تک سرگرمی کا اظہار کہ ایک سال سے زیادہ عرصے میں صرف دو ہی ہزار روپیہ جمع ہوا!! جب ہندوستانی مسیحی روپیہ دینے میں ایسی سپرٹ کا اظہار کر رہے ہیں تو اپنی زندگیوں کو دینا تو اس سے کہیں بڑھکر ہے۔ اس معاملہ میں آریا سماج ہم سے بڑھکر خود انکاری دکھلا رہی ہے۔ لالہ ہنسراج بی۔ اے۔ اور لالہ منشی رام کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں ❊

جہاں تک ہمکو معلوم ہے اب تک کوئی درخواست اس سوسائیٹی کے سامنے ہندوستانی مسیحی گریجوایٹوں کی طرف سے نہیں آئی کہ وہ لالہ ہنسراج یا لالہ منشی رام کی طرح محض ایک قلیل گذارہ لیکر انجیل کی بشارت دیں گے۔ جب تک مسیحی جماعت میں سے اس قسم کے خود انکار، جان نثار آدمی نہ اٹھینگے تب تک اس قسم کی سوسائیٹی فضول اور بے فائدہ ہے ❊

سوئم۔ فرض کریں کہ اس سوسائیٹی کی طرف سے کسی ضلع میں بشارت کا کام کیا جاوے اور اسمیں چار یا پانچ کارندے ہوں جو انتظام کلیسیا کی نسبت مختلف خیالات رکھتے ہوں۔ اس صورت میں سوسائیٹی کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوسائیٹی نے کسی قدر اس قسم کی مشکلات کو محسوس کیا ہے اور ان کو حل کرنے کی کوشش بھی کی ہے مگر کلیسیاؤں کے موجودہ انتظام کا خیال کر کے اس جواب سے تسلی نہیں ہوتی۔ خیال میں تو ایسا حل بہت صحیح معلوم ہوتا ہے مگر امید ہے کہ کام شروع کرنے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس قسم کی مشکلات سوسائیٹی

کے روبرو پیش ہونگی کہ جنکا دور کرنا مشکل ہوگا اور نتیجہ یہہ ہوگا کہ مسیحی جماعت میں ایک اور نیا فرقہ پیدا ہوجاویگا۔

چہارم۔ پنجاب میں کئی جماعتوں کی طرف سے ہوم مشن کا کام ہورہا ہے اور اسمیں خاص قاعدے کے بموجب فارن بورڈز مدد کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ کلیسیائیں اپنا چندہ بڑہاتی جاتی ہیں اور بورڈز اپنی مدد کو کم کرتی جاتی ہیں۔ اس کام کا بندوبست بھی بہت کچھ ہندوستانی مسیحیوں کے ہاتھ میں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ جماعتیں اس کام میں دلچسپی لیتی ہیں اور اپنے چندے کو سال بسال بڑہاتی جاتی ہیں۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ تمام مشکلات کا خیال کرکے نیشنل مشنری سوسائٹی اپنی ڈہائی چاول کی کھچڑی الگ پکانے کے بجائے اُن کاموں کی جو پہلے سے ہی کلیسیائیں کررہی ہیں مدد کرے اور ان کو بورڈوں کی مدد سے آزاد کرکے ان کو خالص ہندوستانی کلیسیاؤں کا کام بنا دے۔ اگر نیشنل مشنری سوسائٹی اپنا اکٹھا کیا ہوا چندہ ایک کمیٹی کے وسیلے اُن بشارت کے کاموں میں جو پہلے سے ہندوستانی جماعتیں کررہی ہیں سال بسال تقسیم کردیا کرے تو اس سے نہ صرف تمام قسم کی دقتیں رفع ہوجاوینگی بلکہ کلیسیاؤں میں بھی بشارت کے کام کے لئے زیادہ دلچسپی پیدا ہوگی اور جلد ایسا وقت آجاویگا کہ اس کام کو زیادہ وسیع پیمانے میں بڑہایا جاوے ؛

امید ہے کہ نیشنل مشنری سوسائٹی کے عہدہ داران خوب سوچ سمجھ کر اس نئے کام کو جاری کرینگے اور ایسی صورت میں شروع نہ کرینگے کہ مخالفوں کو ہنسی و اعتراض کا موقعہ ملے ؛

راقم

ابن۔

سیالکوٹ کنونشن کے چوتھے سالانہ جلسے کے متعلق انتظامی کمیٹی کی روئیداد

(۱) بتاریخ ۳ و ۴ جنوری سنہ رواں بمقام سیالکوٹ پادری پیٹرسن صاحب کی کوٹھی پر مفصلہ ذیل ممبران کی ایک کمیٹی بدین غرض منعقد ہوئی کہ آئندہ کنونشن کے واسطے انتظام کرے (۱) پادری ڈبلیو ٹی اینڈرسن (۲) پادری آر میک پیٹرسن و (۳) مسٹر وارث الدین (۴) پادری جان شہباز (۵) مس کیمل صاحبہ (۶) مس سورلین صاحبہ (۷) مسٹر اے میک لیش۔

(۲) فیصلہ ہوا کہ آئندہ جلسہ کنونشن بمقام سیالکوٹ بارہ پتھر ۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک منعقد ہو۔

(۳) سیالکوٹ میں زمین لیکر یا خرید کر تنبو اور سامان رکھنے کے لئے ایک گدام بنایا جاوے۔

(۴) دو ایسے بڑے خیموں کا انتظام کیا جاوے جن میں اجلاس ہوا کرے۔ پادری برکت علی صاحب گورداسپور۔ اور مسٹر میک لیش لاہور اس بندوبست کیواسطے مقرر ہوئے۔

(۵) مردوں اور عورتوں کو کنونشن کے اجلاس میں ٹھیک جگہ پر باقاعدہ بٹھلانے کیواسطے مسٹر فیض اللہ نارووال اور مس کلیلنڈ صاحبہ مقرر ہوئے۔

(۶) دو ایسے بڑے خیمے کنونشن کیواسطے خریدے جاویں جنمیں ۲ ہزار آدمی کی سمائی ہوسکے۔ کمیٹی درخواست کرتی ہے۔ کہ صاحبان ذیل خیموں کے واسطے روپیہ جمع کریں (۱) پادری برکت علی صاحب (۲) پادری گنڈامل صاحب (۳) مسٹر وارث الدین (۴) مسٹر اے میک لیش۔ تمام مسیحی بھائی اس پاک خدمت کو انجام دینے کے لئے دامے درمے اور دعا سے مدد کریں جو باغیرت مہربان مسیحی اس کام میں روپیہ سے مدد کرنا چاہیں۔ وہ مہربانی سے اپنا چندہ بمقام گورداسپور پادری گارڈن صاحب کے پاس روانہ فرماویں

(۷) فیصلہ ہوا کہ کنونشن کے دنوں میں خیموں کے لئے لیمپوں کا انتظام کتابوں کا دینا لینا اور انکی حفاظت کرنا پادری برکت علی صاحب کے ذمہ ہوگا۔

(۸) سنیٹری انتظام صفائی اور صحت کے متعلق صاحبان ذیل کی کمیٹی مقرر ہوئی۔ پادری ڈبلیو منگل صاحب۔ مسٹر ای۔ ایم۔ کلارک۔ مسٹر ڈی ٹرنر ؛

(۹) مستورات کے عام انتظام آرام کے واسطے مسز پریم داس لودیانہ اور منشی لگومل پسرور مقرر ہوئے۔

(۱۰) پانی کیواسطے بہشتیوں۔ سواری کیواسطے اور دیگر کاروبار کے لئے مزدوروں کا بندوبست کرنے اور مہمانوں کو اسٹیشن پر ویلکم کرنے اور انکو ان کی جگہ پر بآرام پہنچانے کیواسطے آر۔ ایم واعظ مظفر اور مسٹر نجم الدین لاہور مقرر ہوئے۔

(۱۱) ڈاک کا کل انتظام اور اس کے متعلق معلومات کی دریافت مسٹر وارث الدین کے سپرد ہوئی۔

(۱۲) مسٹر میک لیش مقرر ہوئے کہ ریلوے کن سٹیشن پر نصف قیمت ٹکٹوں کا انتظام کریں۔

(۱۳) کنونشن کے ایام میں مستورات کی رہائش کیواسطے بارہ پتھر سکول کا اندرونی حصہ مقرر کیا

(۱۴) مردوں کے سونے کے خیمے اور شامیانے ہوں گے۔ اور اسباب کی حفاظت کیواسطے ایک کمرہ مقرر کیا جائیگا ؛

برداشت سے باہر۔ اسی اثنا میں نوکر نے دو خط میرے سامنے لاکر رکھے۔ میں نے اُن کو کھول کے پڑھا اور اُن کے پڑھتے ہی میرا دل فکر اور اندیشہ میں گرفتار ہو گیا ان چھٹیوں کا جواب شام تک ضروری تھا۔ اور اُن کے جواب پر میری آئیندہ زندگی کی خوشی یا غمی منحصر تھی۔ میں اپنی کھڑکی کے پاس سناٹے میں بیٹھی ہوئی سوچنے لگی کہ کیا کروں اور کیا جواب دوں۔ میرے دائیں طرف میز پر گھڑی ٹک ٹک کر رہی تھی اُس کے ہاتھ وقت بتلا رہے تھے لیکن میرے واسطے اس وقت کوئی وقت نہ تھا۔ سامنے نظر اٹھاکر جو دیکھا تو گائے اور بکریاں اپنی چراگاہ سے لوٹی آرہی ہیں اور خرگوش۔ کبوتر اور مرغیاں اپنے ڈربوں میں جارہی ہیں اور چڑیاں اپنے بسیروں کی طرف۔ سورج دفعتہً ایک کالی بدلی میں آکر اندھیرا ہو گیا۔ دن کی روشنی شب کی تاریکی میں بدلنے لگی اسوقت میرے خیال میں وہ بادل جس نے سورج کو چھپالیا تھا بعینہٖ اُس غم اور فکر کی مانند دکھائی دیا جس نے کہ میری نوجوان وخوش عمر کو چھپادیا تھا۔ تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ میری زندگی ایک خوشی کا چشمہ تھا مگر اب برعکس اُسکے رنج اور مصیبت کا دریا۔

پھر جو میں نے گھڑی کیطرف نظر کی تو دیکھا کہ شام ہوئی کو نو کئی منٹ گزر چکے ہیں اور چھٹیاں میری ہنوز جواب طلب باقی ہیں۔ ایک خط اُس بیوہ کی جانب سے تھا کہ جو میری معلمہ اور نہایت شایستہ عقلمند اور نیک بخت عورت تھی اور اُسکو میں نے اپنی اس مصیبت کا حال لکھ بھیجا تھا۔ چنانچہ بجواب اُس کے اس نے میرے پاس ایک اشتہار بھیجدیا جس کا یہہ مضمون تھا۔

ہوں تو تم بھی اس ابدی میراث میں داخل ہو جہاں میں اب تھوڑی سی دیر میں داخل ہونگی وہاں ہم پھر جدا نہ ہوں گے۔ پھر میری چھوٹی بہن کو جسے اس کی دائی گود میں لئے ہوئی کو اٹھالائی تھی چوما دیکے میرے سپرد کیا اور کہا مریم اب سے تم اس کی ماں ہونا اس کے واسطے نیک نمونہ بننا تاکہ تمہاری نیک چال وچلن کو دیکھ کے یہ بھی نیک بنے اور اپنے خداوند کا جلال ظاہر کرے اور کبھی کبھی اس سے اس کی ماں کا جسکی محبت اور پیار سے خدا نے بہتر جانا کہ اسے محروم رکھے ذکر کرنا اتنا کہکے وہ ضعف میں آگئی۔ مجھکو اور میری بہن کو تو اسی وقت کمرہ سے باہر کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے باپ نے پاس آن کے میرے سر پر ہاتھ رکھ کے کہا کہ تمہاری ماں اس روحانی ملک میں جہاں نہ غم ہے نہ دکھ نہ جدائی نہ موت گئی اور اب ہم کو اُس کے بغیر رہنا سیکھنا ہو گا۔

میں اس وقت سے کہ ہماری عزیز ماں جدا ہوئی اس وقت تک کہ ایک اور سخت تر مصیبت ہم پر آن پڑی کچھ نہ کہوں گی کیونکہ بعض امور ایسے ہیں کہ جنکی نسبت ہم نہیں چاہتے کہ سوائے ہمارے دل کے کوئی دوسرا اُن سے آشنا ہووے۔ یا راز اپنے دل کا کسی غیر پر افشا یا ظاہر کریں کہ کیا کیا خیالات۔ ارمان۔ حسرت۔ افسوس ہمارے دلوں میں مانند موج دریا کے اُٹھتے بیٹھتے بڑھتے گھٹتے ہیں۔ چنانچہ بائبل میں بھی لکھا ہے کہ "اپنی اپنی جان کا ہی کو دل ہی خوب جانتا ہے" امثال ۱۴-۱۰ اس واسطے اس ورگذر کرکے پھر وہاں سے میں اپنی حکایت شروع کرتی ہوں کہ جہاں پر دفعتہً ایک نوکر نے مجھ سے آکر کہا کہ مس صاحبہ جلدی آئیے صاحب کو کچھ ہو گیا ہے۔ یہہ واقعہ صرف تین چار برس میری ماں کی موت کے بعد ظہور میں آیا

تھا۔ میں کرہ میں گئی اور دیکھا کہ میرا باپ آرام چوکی پر بیٹھا ہے مگر اُس کی گردن ایک طرف جھکی ہوئی ہے اور ہاتھ سے بائبل چھوٹ کر نیچے پڑی ہے۔ قریب میز تھی اُس کے اوپر کسی دوست کو ایک ناتمام چھٹی اس مضمون کی لکھی ہوئی پڑی ہے جس میں تھوڑی سی اور باتوں کے بعد یہہ لکھا تھا کہ "میری طبعیت اس وقت کچھ ناساز ہوگئی ہے" اسی عرصہ میں نوکر ایک ڈاکٹر صاحب کو لے آیا جس نے ہرچند کوشش کی کہ اوسے ہوش میں لاوے مگر بے سود تھی کیونکہ چند منٹ گذر چکے تھے کہ ان کی روح قالب سے پرواز کر گئی تھی۔ باعث مرگ دل کی بیماری تشخیص ہوئی۔ ماں کے مرنے کے بعد یہ سبب ہر وقت کے غم اور تردّد کے میرے باپ کی تندرستی میں فرق آگیا تھا۔ کیونکہ ہمارے گھر کا آرام۔ خوشی اور سرفرازی گویا سب اُسی کے ساتھ اوڑ گئے تھے اور باپ کے لئے تو دنیا ہی خالی ہوگئی۔ اور رنج مانند گھن کے اُسکو اندر ہی اندر ایسا کھا گیا کہ پینتالیس برس کی عمر میں چلتے ہوئے اور مجھ کو اور میری بہن کو جو صرف ۹ سال کی تھی یتیم بلا ماپ۔ بلا ماں۔ بلا وسیلے چھوڑ گئے ❊

اس آفت ناگہانی سے میں ایک ایسی سکتہ میں آگئی کہ مجھے اس وقت کی کوئی بات یاد نہیں ہے سوائے اس کے کہ تیسرے روز میری پھوپھیاں آئیں اور مجھ کو اور میری بہن کو اپنے گھر لیجانے کے لئے درپے ہوئیں مجھے اس وقت اپنے عزیز گھر کو چھوڑنا بہت دشوار معلوم دیا اور میں نے اُن سے بڑی عاجزی سے منت کی کہ چند روز اور مجھے یہاں رہنے دیں۔ انہوں نے میری درخواست کو منظور کیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آنے کا وعدہ کر کے چلی گئیں۔ جب مجھے اپنی مصیبت سے ذرا کی ہوش آئی تو میں نے اپنے گھر کے اسباب اور اپنے عزیز باپ کی لائبریری کی کتابوں کو بیچنے کا تردّد کرنا شروع کیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اب اس گھر کو کرایہ نہ دے سکنے کے سبب سے چھوڑنا ہوگا۔ وعدہ کے بموجب کوئی تین مہینہ کے بعد میری پھوپھیاں پھر آئیں اور بڑی محبت سے چاہا کہ ہم دونو آیندہ کے لئے انہیں کے ساتھ جا کر رہیں مجھے اپنے لئے تو یہہ بات بالکل منظور نہ تھی لیکن اپنی بہن کے لئے میں نے منظور کرنا مناسب سمجھا کیونکہ میری پھوپھیاں مالدار تھیں اور ان کے پاس سب چیز عمدہ اور خود بہت نیک بخت تھیں۔ اور چونکہ انہوں نے شوق ظاہر کیا کہ ہم جسی کو اپنی بیٹی کر کے پالینگے اس لئے میں نے اس کی بہتری اسی میں سمجھی کہ وہ اُن کے ساتھ چلی جائے۔ میں نہ چاہتی تھی کہ اُسکو جسے میری پیاری ماں نے مرتے وقت میرے سپرد کیا تھا کبھی تنگی یا مفلسی میں دیکھنا پڑے اس لئے اُسکی بہتری میں میری خوشی اور تسلی تھی۔ البتہ میرے واسطے کوئی مکان نہ تھا جسکو میں اپنا گھر سمجھوں یا چند عرصہ کیواسطے جا کر رہ بھی سکوں ❊

جسی مجھ سے جدا ہوتے وقت بہت روئی اور گلے میں لپٹ کے کہنے لگی کہ پیاری مریم میں تمہارے بغیر کس طرح رہونگی۔ کون مجھکو پیار کریگا اور کون مجھ کو تمہاری طرح نصیحت کی باتیں سکھائیگا۔ میں نے اُسے ہر طرح سے تسلی دی کہ تمہاری پھوپھیاں تمکو بہت پیار کرینگی اور تمکو اچھی باتیں اور پڑھنا لکھنا سکھلائینگی۔ اس کے بعد وہ گاڑی پر سوار ہو کر چلی گئیں اور میں اب اپنی تنہائی اور مفلسی پر سوچ کے زار زار رونے لگی۔ میری زندگی میرے واسطے بوجھ معلوم دی اور میری مصیبت میری

(۱۵) سکول کا ہال بائبل ریڈنگ کیواسطے مخصوص ہوگا۔

(۱۶) پادری شہباز صاحب مقرر ہوئے کہ چارپائیوں کا انتظام کریں۔ اور لوگوں کو معمولی کرایہ پر دیں ؛

(۱۷) سردار دیدار سنگھ صاحب کل کھانے کے منتظم اور دو کانات کے منیجر مقرر ہوئے۔ مستورات کیواسطے علیحدہ دوکان مقرر کیجاویگی ؛

(۱۸) کمیٹی نے دعا کی ساتھ فیصلہ کیا کہ پادری جے۔ این فورمن صاحب امسال کنونشن کے چیرمین ہوں۔ اگر وہ انکار کریں تو پادری پروکٹر صاحب ساکن میرٹھ چیرمین کئے جاویں۔

(۱۹) پادری گارڈن صاحب گورداسپور دوبارہ خزانچی مقرر ہوئے۔

(۲۰) پادری پیٹرسن صاحب اور پادری شہباز صاحب ساکنان سیالکوٹ سیکرٹری مقرر ہوئے کنونشن کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت اُن سے کیجاوے۔

(۲۱) پادر انڈرسن صاحب چیف منیجر مقرر ہوئے کہ ہر ایک کے کام کی نگرانی کریں۔

(۲۲) اخبارات میں کنونشن کے متعلق مضامین لکھنے کیواسطے صاحبان ذیل مقرر ہوئے۔ انگریزی اخبارات کیواسطے پادری گارڈن صاحب گورداسپور اور مسٹر مینک لیش لاہور۔ اردو اخبارات کے واسطے آر۔ ایم واعظ منظفر گڈھ اور وارث الدین گوجرہ ؛

(۲۳) فیصلہ ہوا کہ خزانچی صاحب ایک حساب کی کتاب تیار کریں۔ اور خوراک کے حساب کو الگ رکھیں۔

(۲۴) مسٹر مینک لیش سکرٹری مقرر کئے گئے۔ کہ کنونشن کے متعلق مقررہ کمیٹیوں کے ممبران کو اُن کے فرایض سے آگاہ کریں۔ کہ وہ کمیٹی کے فیصلجات اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورا کریں

(۲۵) یورپین دامریکن صاحبان کے اکل و شرب کے انتظام کے واسطے مس ایف مارٹن صاحبہ۔ مس کے بل صاحبہ اور پادری ڈی آر گارڈن صاحب مقرر ہوئے۔ اِن سے ایک روپیہ روزانہ خوراک کا نہ لیا جاویگا۔

(۲۶) حساب آمد و خرچ کنونشن ۱۹۰۶ء

آمدنی ۸۵۰ روپیہ ۱۳ آنہ ۳ پائی خرچ ۵۰۳ روپیہ ایک آنہ ۶ پائی۔ باقی رقم ہاتھ میں ۳۴۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۹ پائی۔

(۲۷) دو خیمے ۲ ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہو گئے یورپین صاحبان کی خوراک سے جو ۱۷۶ روپیہ ۱۴ آنہ ۳ پائی بچت ہوئی ہے۔ وہ تنبوؤں کی خریداری میں صرف لئے جاویں۔

(۲۸) روزانہ پروگرام اس ترتیب پر ہوگا۔

صبح ½۷ بجے سے ½۸ تک بڑے خیمہ میں عامہ جلسہ۔ ۱۰ سے ۱۱ تک مطالعہ کلام الہی۔ ۳ سے ۴ بعد دوپہر مستورات کے واسطے بزیر اہتمام مسیحی خاتونان الف زنانہ کارندے ب ماؤں کی میٹنگ ج بچوں کی میٹنگ د لڑکیوں کی میٹنگ۔ مردوں کے اجلاس ھ پاسٹروں کے لئے و منادوں اور استادوں کے لئے ز نوجوان لڑکوں کے لئے ۵ سے ½۶ شام نصف گھنٹہ عبادت عام جلسہ۔

(۲۹) صاحبان ذیل عبادت کے لیڈر مقرر ہوئے

چیرمین۔ پادری ای۔ ایف فائیف صاحب۔ پادری کریم بخش صاحب۔ پادری دوھادابل صاحب ڈاکٹر پچھر صاحب۔ مسٹر راؤ۔ مسٹر جے ڈی ٹرنر۔ پادری طوچند۔ پادری اکبل صاحب۔ پادری احسان اللہ صاحب۔ مس کیل صاحبہ بیچے۔ مس مارشل صاحبہ لاہور۔ مس ای وارن صاحبہ۔ مس جونس صاحبہ شادیوال۔ لفٹنٹ ایلیٹ صاحب۔ مسٹر رلیارام۔ پادری پروکٹر صاحب۔ (باقی آئندہ ہفتہ)

گلدستۂ اخبار

پونا کے سفر صحت مقام ہونیکی وجہ سے یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ دیسٹرن انڈیا سروے پارٹیز اپنا ہیڈکوارٹر بجائے پونا کے ساتارا میں قایم کرے۔

امسال جن صاحبوں نے حجاز ریلوے پر سفر کیا اُن سب کو بلا امتیاز امیر وغریب کرایہ معاف تھا۔

افسوس ہے کہ نیشنل مشنری سوسایٹی کے وایس پریسیڈنٹ اور ہندوستانی مسیحی جماعت کے فخر اور مشہور نصیح مسٹر کالی چرن بینرجی کا انتقال ہو گیا۔ خدا اُنکے پسماندگان کو تسلی بخشے۔

کرسچین اینڈیور اور پنجاب سنڈے سکول یونین کی کنونشن گجرات (پنجاب) میں ۵ و ۶ و ۷ مارچ ۱۹۰۶ء کو منعقد ہوگی ؛

۱۱ فروری کو لودیانہ میں خوب بارش ہوئی اور بڑے بڑے اولے بھی پڑے اِس قدر پڑے کہ زمین سفید ہو گئی پھلدار درختوں کو بہت نقصان ہوا۔

کانپور میں برقی ٹراموے کا کام بسرعت جاری ہے اور توقع کیجاتی ہے کہ فروری کے آخر تک کل کام پورا ہو جاویگا۔

مغلسرائے کے سٹیشن پر ایک مال گاڑی کھڑی ہوئی تھی ایک مسافر گاڑی پیچھے سے آکر ٹکرا گئی مگر ہر طرح سے خیر گذری۔

کانگرس میں بعض بھاری ڈیلیگیٹ ایسے آئے

سنے جو بہار کے بنگال سے علیحدہ ہونے کا رزیولیشن پیش کرنا چاہتے تھے مگر اپنی قلت تعداد کی وجہ سے پیش نہ کر سکے۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ یورپین تاجر اپنے ایجنٹوں کی معرفت زمینداروں کے پیشگی روپیہ دے رہے ہیں تاکہ چاول خرید کر آخر میں گران قیمت پر فروخت کریں۔

بنگلور کے سعد نہاے طلا میں ایک یورپین کان کن کو سونا چرانے کے جرم میں ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

اغلب ہے کہ امیر صاحب یکم مارچ تک سرحد تک سرحد تک واپس چلے جاوین کیونکہ وہ گرمی کی شکایت ابھی سے کرنے لگ پڑے ہیں۔

چین میں دس لاکھ آدمی بے خانمان ہیں اور ۳ لاکھ قحط سے مر رہے ہین۔ خدا فضل کرے۔

ضلع بلیا میں طاعون کا بڑا زور شور ہے۔ ۸۰۔ ۹ سو فی ہفتہ کل ضلع میں اموات ہوتی ہیں۔

افواہ ہے کہ میور کالج کے پرنسپل جینکس سے التجا کی گئی ہے کہ طلبا پر بوئیکاٹ کی غیرت اور سرگرمی کو دفع کرنے کے لیے سخت قوانین بنائے جاویں۔

اس امر کا تصفیہ ہو گیا ہے کہ تعزیرات ہند اور سرحدی قتل اور بلوہ کا ایکٹ کے عمل کو عدن تک توسیع دیجاوے۔

ریلوے بورڈ برما میں براے ملاحظہ و معائنہ سفر پر جانے والی ہے۔

ملتان سی ایم ایس کے مشنری پادری ڈبلیو ایلیٹ کوب صاحب بوجہ علالت میم صاحبہ خود مع رواں میں ولایت جانے والے ہیں

اشتہارات

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء بروز بدھ و ایام مابعد کو احاطہ جنرل سٹور لاہور میں ناکارہ و غیر مروج اسباب مشتمل بر اشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے ۸ بجے شروع ہوا کریگی

تفصیل اسباب

اسباب پرانے مشتمل بر ٹکڑہ ریل۔ فش پلیٹ کمانیاں و دیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑہ ریل و چادر ی ٹکڑے **پیتل پرانا و رتیاں کہنہ و پرانی اسپات** کی سلیپر کچھ کم قیمت چاندی کے کٹے ہوئے سکے ؂

تمام لاٹ یعنی ڈھیر خرید کردہ تاریخ خرید سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھائے جانے چاہئیں ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ بحساب ۳ پائی فی من یومیہ کے لگایا جاویگا اور وصول کیا جاویگا ؂

تمام اسباب جو مفصلات کو روانہ کیا جاویگا اسپر کرایہ ریل ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاویگا اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا ؂

چیف سٹورکیپرس آفس
لاہور ۲ فروری ۱۹۱۲ء

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو بروزمن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے :۔

عوام سے	ٹا	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہر	"
" " پچیس " "	عہ	" "
" " پندرہ " "	۱۲ر	" "
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں ؂

المشتہر

پادری اے۔ جی میگاڈ المورہ یو۔ پی صوبجات

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۵۳ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیجیتی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؂

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ٹا ۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " عہر " " ۱ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؂

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ٹا	ہیر	سے
چوتھائی کالم	ہیر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	مہ عہ
پورا کالم	عہ	مہ عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	صہ

ایک دفعہ کے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؂

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ فی پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول		عہ
" " " "		معہ محصول عہر
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول		عہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم و دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے لئے اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ھر خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہئے ۔

المشتہر پروفیسر میاسنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہتے جانا ۔ دھند ۔ سوزش ۔ ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں ۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہو اس لئے ہر کسی کیلئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے ۔ اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہو ۔

الراقم ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سانگلی ۔ صاحب بہادر ۔ ایم ۔ ڈی ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہو استعمال کیا ۔ نہایت ہی مفید پایا ۔ آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ آنکھوں کو ترو تازہ رکھتا ہو اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے ۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی ۔

الراقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر ۔ یوسی ۔ ایس ۔ دی ۔ آئی ۔ ایس سابق ڈویژنل شسٹن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں ۔

الراقم میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال ۔

(۴) مکرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپنے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں ۔

الراقم سادہا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چھوٹی گران ۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر ان لوگوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ بہت ہی مفید ہو ۔

الراقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۵ء سے جمع کیا گیا ہو ۔

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی ۔ اے اڈیٹر و مینجر نورافشان ساکن پھلور کے واسطے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام وائیلی بلدرس کے چھپا

